اناجیل اربعہ اور قرآن کریم میں مذکور معجزات کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the Mu'ajahat (Miracles) mentioned in the Four Gospels and in the Holy Quran

Samra Sarwar
Visiting Lecturer, Department of Islamic studies
University of Agriculture, Faisalabad
Email: meharsafdar.sam786@gmail.com
Saira Tariq
Visiting Lecturer, Department of Islamic studies
University of Agriculture, Faisalabad
Email: sairatariq1813@gmail.com
Dr. Hafiz M. Mudassar Shafique
Assistant Professor, Faculty of social sciences
Department of Islamic studies
Lahore Garission university, Lahore
Email: mudassaraarbi@gmail.com

Abstract

The Prophets and Messengers (Peace Be Upon them) were supported with supernatural favours by Allah, namely Mu'ajizah (Miracle) that means an action or deed which is beyond the ability and power of human beings and differs from the law of nature in this universe. In the Islamic terminology Mu'ajazah (Miracle) means an act which people are unable to do, but Allah performs it at the hand of a Prophet to prove his Prophethood. At times people would reject the veracity of a Prophet and would not believe until they witnessed a tangible Miracle. So in light of this Allah send his Prophets and Messengers with Mu'ajazah (Miracles).

In the four Gospels record miracles that Jesus worked when he was on the earth. He healed leprosy, blindness and many other disease. So in this way we can say that in four Gospels these are stories in which Jesus in the object of a Miracle.

According to the Quran the birth of Prophet Jesus was a Miracle. The Quran has mentioned to us that Jesus was like all Prophets and Messengers sent by Allah.

This article will explore a comparative study of the Miracles mentioned in the four Gospels and in the Holy Quran. Prophet Jesus was aided with miracles. He even, by the will of Allah, brought the dead back to life.

Keywords: Mu'ajahat (Miracle), Four Gospels, Holy Quran, Prophet Jesus, Supernatural Favour, Prophethood

مقدمہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو بھی اسی کی تعلیمات پر چلنے کا حکم دیا۔ بائبل کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بائبل عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کے مجموعہ کا نام ہے۔ عہد نامہ جدید کی ہیئت ترکیبی میں اناجیل اربعہ (متی، مرقس، لوقا، یوحنا) شامل ہیں۔

عہد نامہ جدید میں اناجیل اربعہ کو ابتدا میں ہی رکھا گیا ہے۔ مسیحوں کے نزدیک آج کل بنیادی طور پر انجیل سے مراد یہ چار کتابیں ہیں جو مسیح علیہ السلام کے حالاتِ زندگی، معجزات اور تعلیمات کے لیے مختلف وقتوں میں لکھی گئیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور بہت سی تعلیمات کو اس کے ساتھ شامل کر لیا گیا اور آج دیکھا جائے تو آج کی اناجیل اربعہ میں تحریف ہو چکی ہے۔ گو کہ ان کی ساخت تاریخی ہے لیکن یہ خالص تاریخ نہیں ہے کیونکہ ہم عصر واقعات و معجزات کا ذکر اتفاقی ہے۔ اناجیل اربعہ خود مغربی اہل علم کے بقول عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے کسی کی تصنیف نہیں ہیں صرف اُن کے ناموں سے منسوب ہیں اور وہ سب پولس کے خطوط کے بعد لکھی ہوئی ہیں۔

اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا بھی ان اناجیل میں قدرے تفصیل سے ذکر ملتا ہے لیکن ان کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان معجزات کو بیان کرتے ہوئے مسیح کو خدا کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

زیر نظر آرٹیکل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انہی معجزات کو بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس حوالے سے تحقیقی کام جاری بھی ہے اور "اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن کی روشنی میں" اور اس کے علاوہ "اناجیل اربعہ کا باہمی تقابل" کے حوالے سے بھی کام موجود ہے۔

قرآن کریم کے حوالے سے اگر اس بات کو دیکھا جائے تو قرآن نے سابقہ کتبِ آسمانی کو احترام اور عزت کی نظر سے دیکھا ہے۔

قرآن میں آتا ہے: وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ(۱)

ترجمہ: اور وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو تم سے پہلے نازل کیا گیا۔

قرآن ہی میں آتا ہے: نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ(۲)

ترجمہ: اُس نے تم پر سچی کتاب اُتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُس نے اِس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی۔

سورہ المائدہ میں آتا ہے: وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ(۳)

ترجمہ: اور ہم نے اس (عیسیٰؑ) کو انجیل عطا کی جس میں رہنمائی اور روشنی تھی۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے لیکن قرآن اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ اہلِ کتاب کلامِ ربانی میں تحریف کیا کرتے تھے۔ اناجیل اربعہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت، معجزات اور تعلیمات ملتی ہیں۔ معجزات کا اناجیل اربعہ اور قرآن کی روشنی میں مطالعہ ہی موضوع زیرِ بحث ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ:

اناجیلِ اربعہ اور قرآن کریم میں مذکور معجزات پر متعدد کتب کے علاوہ مختلف جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر بھی کام ہو چکا ہے۔ "اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ" اس موضوع پر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی سطح پر مقالہ لکھا جا چکا ہے۔ "انجیل برناباس کی بازیافت اور اس کی متنازعہ حیثیت کا تحقیقی جائزہ" اس عنوان پر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ میں ایم فل کی سطح پر مقالہ لکھا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ "معجزاتِ قرآنی" کے نام سے "ہارون یحیٰ" کی کتاب بھی موجود ہے۔ اسی طرح اناجیل اربعہ کی تحقیقات کے حوالے سے بھی متعدد کتب لکھی جا چکی ہیں۔ جیسا کہ "اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ" جس کے مصنف محمد ایاز خاں ہیں۔

اسی طرح سے "مسیحیت، اناجیل اربعہ اور بنیادی مسیحی عقائد کا مختصر تعارف" ایک تحقیقی مقالہ ہے جو کہ ڈاکٹر حشمت علی صافی کا لکھا جو کہ الایضاح مجلے میں چھپا ہے۔

معجزہ کا معنی و مفہوم:

لغت میں لفظ معجزہ کے حروف اصلی ع ج ز (عجز) ہے جس کے معنی کسی چیز یا کام کرنے سے عاجزاً آجانا ہے۔ یہ القدرۃ کی ضد ہے۔ عجز اس سے باب افعال جس کے معنی ہیں کسی چیز کو عاجز کرنا، اس کا مصدر اعجاز ہے۔ اس کا اسم فاعل معجز اور اسم مفعول معجز ہے۔ پس معجزہ وہ مظاہر قدرت جو

1۔ تعجب پیدا کریں اور عام انسانوں کے تجربات سے ماوراء ہوں۔

۲۔ جن کی فی زمانہ کوئی علمی توجیہ نہ کی جا سکے۔

۳۔ جو اپنی ذات میں حیران کن اور غیر معمولی واقعات ہوتے ہیں۔(۴)

اصطلاحی شریعت میں معجزہ سے مراد وہ خارق عادت امر ہے جو:

1۔ مدعی نبوت سے سرزد ہو۔ اللہ کی الوہیت کے لیے ثبوت ہو۔ (۵)

۲۔ جس کو ادا کرنے کی لوگ عادتاً قدرت نہ رکھتے ہوں۔ جس کا مثل پیش نہ کیا جاسکے۔ (۶)

۳۔ وہ کام جو انسانی قدرت (طاقت) سے باہر ہو معجزہ کہلاتا ہے۔ (۷)

ایک اور تعریف کے مطابق:

ہر وہ واقعہ جو عام قوانین کے خلاف صادر ہو معجزہ کہلاتا ہے۔ معجزہ ہر ایسے خرق عادت واقعہ کو کہتے ہیں جس کا صدور کسی نبی سے ہو یا اس واقعہ کا اس نبی سے کچھ تعلق ہو۔ (۸)

مندرجہ بالا تمام تعریفوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ معجزہ ایسا حیرت انگیز کارنامہ جو نبی کی معرفت سے وجود میں آئے اور اس کی اللہ کی الوہیت ثابت ہو۔ وہ کام انسانی طاقت سے باہر ہو عقل کو عاجز کر دینے والی غیر معمولی اور فطرت کے خلاف معجزہ کہلاتا ہے۔

معجزہ کے لیے قرآنی لغت:

معجزہ کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے اور نہ ہی قرآن کریم نے کوئی مخصوص لفظ استعمال کیا ہے۔ قرآن نے معجزہ کے معنوں میں آیۃ، مبعرۃ، بینۃ اور برھان کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

آیت کا معنی اگرچہ نشانی ہی کر لیا جاتا ہے تاہم یہ لفظ مندرجہ ذیل تین معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

چونکہ قرآن کے کھلم کھلا چیلنج کے باوجود بھی کفار و مشرکین مکہ قرآن جیسی ایک آیت یا جملہ بھی پیش کرنے سے قاصر رہے لہذا قرآن کا ایک ایک جملہ یا آیت ایک ایک سورت حتیٰ کہ پورا قرآن بذات خود ایک معجزہ ہے جو رسولِ کریم ﷺ کو عطا ہوا۔

ا۔ آیت بمعنی نشانی:

قرآن کریم میں آیت کا لفظ بمعنی نشانی آیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (۹)

ترجمہ: ہم عنقریب ان کو اطراف عالم میں بھی اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھلائیں گے یہاں ان پر واضح ہو جائے گا کہ خدا کی ذات برحق ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں ہی آتا ہے:وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ(١٠)
ترجمہ: اور وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے (یعنی کفار و مشرک) وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی نہیں آتی۔

۲۔ بینۃ:

اور ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو فریق مخالف کے انکار کی صورت میں بطور ثبوت بھی پیش کی جاسکے اسی لحاظ سے اس کا اطلاق معجزہ پر بھی ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ ساتھ ایۃ کا لفظ بھی تائید مزید کر رہا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً(١١)
ترجمہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف ایک معجزہ آچکا ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے معجزہ ہے۔

۳۔ برھان:

برھان ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو فریق مخالف کے تمام دلائل سے زیادہ وزنی ان پر حاوی ہو اور نزاع کا فیصلہ کر دینے والی ہو۔

درج ذیل آیات میں برھان کا لفظ معجزہ ہی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے:وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۗ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۗ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۟ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ o اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۗ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ(١٢)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا) اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دو جب موسیٰ نے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے جیسے سانپ تو پیٹھ پھیر کر چل دیے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) آگے آو اور ڈرو مت تم امن پانے والوں میں سے ہو اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالوں تو وہ بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا (اور خوف کو دور کرنے کے لیے) اپنے بازوں کو اپنی طرف سے پکڑ لو۔ یہ دو دلیلیں (معجزے) ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ان کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جاؤ۔

مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن میں ''نشانی، آنکھوں کو کھول دینے والی چیز اور دلیل'' یہ الفاظ معجزہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

بائبل میں معجزہ کے لیے وارد کلمات:

بائبل کے معجزے خدا کی قدرت، رحمت اور نجات بخش محبت کے نشان ہیں۔ زیر تحت آرٹیکل میں چونکہ قرآن کریم اور اناجیل اربعہ میں (مسیح کے معجزات) کا تقابلی جائزہ ہے لہٰذا بائبل میں معجزے سے متعلقہ جو الفاظ آئے ہیں اُن کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا معجزہ کی تعریف میں "طالب الدین" اپنی کتاب میں یوں رقم طراز ہیں جس میں وہ یہ لفظ "ٹیر السں اچنبھا" کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

ٹیر السں اچنبھا: یہ یونانی ٹیر السں کا ترجمہ ہے اور اس لفظ سے معجزہ کا وہ پہلو عیاں ہوتا ہے جو دیکھنے والوں کو حیرت کا پتلا بناتا ہے جب لوگ اس عجیب کا معائنہ کرتے جو خدا کے رسول کے وسیلے جلوہ گر ہوتی ہے تو وہ حیرت سے بھر جاتے ہیں اور خواہ مخواہ معجزے دکھانے والے کے کلام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مفصلہ ذیل مقامات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیکھنے والوں پر یہ اثر ہوا۔ یعنی معجزہ کا لفظ "اچنبھا" کے طور پر استعمال ہوا یعنی عجیب کام۔

اصل میں یہ نام اس قدرت کا تھا جو موجد معجزانہ اظہارات کے عمل کے تھے مگر جیسا اثر ہوا کرتا ہے موجود کا نام نتائج پر منتقل ہو گیا اور معجزات خود قدرتیں کہلانے لگے جو خاص بات اس لفظ سے ٹپکتی ہے وہ یہی ہے کہ جس قدرت سے معجزہ سرزد ہوتا ہے وہ خدا کی خاص قدرت ہے جو بے وساطت کام کرتی ہے۔ (۱۳)

سمائی آن یا نشان:

ایک اور لفظ نشان یا نشانیاں ہیں یونانی میں سمائی آن آیا ہے اور یہ نام نہایت پر مطلب ہے بلکہ اس سے معجزہ کا خاص مطلب ہویدا ہوتا ہے اور وہ یہ کے معجزہ خدا کی حضوری اور قدرت کا نشان ہے اور ثابت کرتا ہے کہ جو شخص معجزہ دکھاتا ہے وہ خدا کی حضوری اور قدرت سے گہرا تعلق رکھتا ہے یہودیوں کے کلام اور سوالات سے معجزے کی یہ خاصیت بخوبی ٹپکتی ہے۔ (۱۴)

مسیحی مذہب میں معجزات کی اہمیت:

مسیحی مذہب کے نزدیک معجزہ ان فوق العادات اظہارات کا نام ہے جو اس غرض سے منصہ شہود پر جلوہ نما ہوتے ہیں کہ خدا کے فرستادہ کی رسالت ثابت کی جائے۔ پادری طالب الدین اپنی کتاب معجزات میں رقم طراز ہیں:

"معجزہ مسیحی مذہب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتے۔ مسیحی مذہب ان سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا کیونکہ اس کے رگ و ریشے میں اعجاز کا عنصر دوران خون کی مانند حرکت کر رہا ہے اور جس طرح بندہ خون کے نکل جانے سے مردہ ہو جاتا اسی طرح مسیحی مذہب بھی اعجاز عنصر کے بغیر مردہ سارہ جاتا ہے۔"(۱۵)

ایک اور جگہ پر پادری طالب الدین اپنی کتاب معجزات مسیحی میں رقمطراز ہیں: ''مسیحیت میں معجزہ کا انکار خدا کی شخصیت کا انکار ہے۔''(۱۶)

اناجیل اربعہ میں معجزات مسیح کا ذکر بہت تفصیل سے ملتا ہے۔ ان کتابوں کے درمیانی ابواب تو اسی موضوع پر مشتمل ہیں۔ جب اناجیل کا قاری ان ابواب پر پہنچتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اناجیل صرف معجزوں کی کتب ہیں اور یہ معجزہ نامہ نظر آنے لگتی ہے۔ سیدنا مسیح کے معجزات کی نوعیت مختلف ہے۔ آپ نے مردوں کو زندہ کیا، اندھوں کو بینا کیا، کوڑھ کے مریضوں کا علاج کیا۔ لنگڑے، لولے، گونگے اور اپاہج و مفلوج آپ کے ہاتھوں ٹھیک ہوئے۔

''ایک خاص بات معجزوں کے بارے میں یہ ہے بعض مقامات پر سیدنا مسیح یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یہی معجزات میں خدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دیتاہوں جسے یوحنا میں ہے میں تم سے سچ سچ کہتاہوں کہ بیٹا اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو باپ کو کرتے ہوئے دیکھتاہے۔ کیوں کہ جو کچھ وہ کرتا وہی بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔''(۱۷)

لیکن اناجیل کے اکثر مقامات پر یہ بات نہیں پائی جاتی۔ یسوع سے براہِ راست معجزے ظہور ہونے لگتے ہیں۔ اناجیل اربعہ کی روشنی میں مسیح کے معجزات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ مسیح کی معجزانہ ولادت:

اناجیل متی اور لوقا میں مسیح کی ولادت کا ذکر موجود ہے۔ لیکن مرقس اور یوحنا کی اناجیل اس بارے میں خاموش ہیں۔ متی اور لوقا کے مطالعے سے یہ پتہ چلتاہے کہ حضرت مریم کو فرشتہ نے حمل کی اطلاع دی اور کہا کہ تیرے بیٹا ہو گا اس کا نام یسوع رکھنا۔ مریم گھبرا گئی اور کہا کہ میں نے آج تک کسی مرد کو بھی نہیں دیکھا۔ فرشتہ نے کہا کہ آپ کو روح القدس کے ذریعے حمل ہو گا۔ آپ کے نسبتی خاوند کا نام یوسف تھا۔ مگر ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی اور بی بی مریم روح القدس کے ذریعے حمل ہونے کے وقت کنواری تھیں۔

اس سلسلے میں متی اپنی انجیل میں رقم طراز ہے: "اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ تب اس کا شوہر یوسف راست باز تھا اور اسے رسوا کرنا نہیں چاہتا تھا ارادہ کیا کہ اسے چپکے سے چھوڑ دے۔ وہ ان باتوں کی سوچ میں ہی تھا کہ دیکھو خداوند کے فرشتے نے اس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا۔ اے یوسف داؤد کے بیٹے اپنی بیوی مریم کو اپنے پاس لے آنے سے مت ڈر۔ کیوں کہ جو اس کے اندر پیدا کیا گیاہے وہ روح القدس سے ہے اور اس سے بیٹا ہو گا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ کنواری حاملہ ہو گی اور اس سے بیٹا ہو گا اور اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے

(خدا ہمارے ساتھ ہے)تب یوسف نے نیند سے اٹھ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتے نے اس سے فرمایا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے پاس لے آیا اور اس کو نہ جانا جب تک کہ وہ بیٹا نہ جنی اور اس نے اس کا نام یسوع رکھا۔"[۱۸]

۲۔ یائر کی بیٹی کو زندہ کرنا:

عبادت خانے کے سرداروں میں سے ایک کا نام یائیر تھا۔ اس کی اکلوتی بیٹی مر چکی تھی۔ اس نے آپؑ کی منت کی یسوع نے اسے زندہ کیا۔

"جب وہ یہ باتیں ان سے کہہ رہا تھا دیکھو ایک سردار نے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی ابھی مری ہے۔ لیکن تو چل کر اپنا ہاتھ اس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائے گی اور یسوع اٹھ کر شاگردوں کے ساتھ اس کے پیچھے چلا اور دیکھا ایک عورت نے جس کو بارہ برس سے خون جاری تھا، اس کے پیچھے آکر اس کی پوشاک کا دامن چھوا کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی اگر میں صرف اس کی پوشاک ہی چھو لوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔ تب یسوع نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطر جمع رکھ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا پس وہ عورت اس گھڑی اچھی ہو گئی۔ اور جب یسوع سردار کے گھر پہنچا اور بانسری بجانے والوں اور بھیڑ کو دھوم مچاتے دیکھا تو کہا لیٹ جاؤ کیوں کہ لڑکی مری نہیں ہے بلکہ سوئی ہے تو وہ اس پر ہنسنے لگے اور جب بھیڑ نکال دی گئی تو اندر جا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اٹھی اور اس کی شہرت اس تمام علاقے میں پھیل گئی۔[۱۹]

۳۔ کوڑھی کا شفا پانا:

یسوع جہاں جاتے لوگ ان کو پکڑ لیتے اور اپنے اپنے مرض کو لے کر بیٹھ جاتے اور کہتے کہ ہمارا علاج کرو اسی طرح ایک کوڑھی نے آپ سے درخواست کی کہ مجھے اس بیماری سے نجات دلا دیں۔ جب وہ پہاڑ سے اترا تو بڑا بھاری ہجوم اس کے پیچھے ہو لیا اور دیکھو ایک کوڑھی نے اکر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے تو اس نے اسے ہاتھ بڑھا کر چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو جا۔ فوراً اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ تب یسوع نے اس سے کہا خبردار کسی سے نہ کہنا لیکن جا کر اپنے کاہن کو دکھا اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کی ہے اسے گزرا تا کہ ان کے لیے گواہی ہو۔[۲۰]

۴۔ صوبہ دار کا مفلوج غلام:

ایک صوبہ دار کا غلام سخت بیمار تھا بقول لوقا وہ قریب المرگ تھا۔

اس نے کئی بزرگ یسوع کے پاس سفارش کے لیے بھیجے تا کہ وہ صحت یاب ہو جائے۔ "اور جب وہ کفر میں داخل ہوا تو ایک صوبہ دار اس کے پاس آیا اور اس کی منت کر کے کہا اے خداوند میرا غلام گھر میں فالج سے بیمار پڑا

ہے اور نہایت تکلیف میں ہے۔ یسوع نے اس سے کہا میں آؤں گا اور اسے اچھا کروں گا تو صوبہ دار نے جواب میں کہا اے خداوند میں اس لائق نہیں تو میری چھت کے نیچے آئے بلکہ بات ہی کہہ دے کہ میرا غلام اچھا ہو جائے گا کیوں کہ میں بھی آدمی ہوں جو دوسرے کے اختیار میں ہوں اور سپاہی میرے ماتحت ہیں اور میں ایک سے کہتا ہوں جا تو وہ جاتا ہے اور دوسرے سے آ تو وہ آتا ہے اور اپنے غلام سے کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے۔ یسوع نے سن کر تعجب کیا اور ان سے جو اس کے پیچھے ہوتے تھے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نے اتنا بڑا ایمان اسرائیل میں بھی نہیں پایا۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے مشرق اور مغرب سے آئیں گے اور ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے مگر بادشاہی کے فرزند باہر کے اندھیرے میں ڈوب جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانتوں کا بجنا ہو گا تب یسوع نے صوبہ دار سے کہا جا جیسا تیرا ایمان ہے تیرے لیے ویسا ہی ہو اور اسی گھڑی غلام اچھا ہو گیا۔[۲۱]

۵۔ اندھا گونگا شفایاب ہونا:

آپؑ نے ایک اندھے گونگے کو بولنے اور دیکھنے کے قابل کر دیا اور یہ دیکھ کر سارا ہجوم حیران رہ گیا۔ "اس کے پاس ایک اندھا اور گونگا آسیب زدہ لایا گیا۔ اور اس نے اسے شفا بخشی۔ چنانچہ وہ گونگا بولنے اور دیکھنے لگا اور سارا ہجوم حیران ہو کر کہنے لگا کہ کیا شاید یہ داؤد کا بیٹا ہے۔ پر فریسیوں نے سن کر کہا کہ یہ بدروحوں کے سردار بعل زبول کی مدد کے بغیر بدروحوں کو نہیں نکالتا لیکن اس نے ان خیالات کو جانتے ہوئے ان سے کہا ہر وہ بادشاہی جس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے، ویران ہو جاتی ہے اور ہر شہر یا گھر جس میں پھوٹ پڑ جائے تو قائم نہیں رہتا۔ اگر شیطان ہی شیطان کو نکالے تو وہ آپ ہی اپنا مخالف ہوا پھر اس کی بادشاہی کیونکر قائم رہے گی اور اگر میں بعل زبول کی مدد سے نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں۔ اس لیے وہی تمہارے منصف ہوں گے۔ لیکن اگر میں خدا کی روح سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آ پہنچی۔"[۲۲]

یہ معجزہ اناجیل اربعہ میں سے متی اور لوقا میں پایا جاتا ہے جس میں یہ مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ مسیحؑ نہ صرف اندھوں کو بلکہ گونگوں کو بھی شفا بخشتے تھے۔

۶۔ یریحو کے نابینا:

یسوع کے زمانہ میں فلسطین میں یریحو نامی شہر تھا۔ جب آپ اس شہر سے نکل رہے تھے انھیں پتا چلا کہ یسوع اس راستے سے گزر رہا تھا تو انھوں نے پکارا کہ ہمیں آنکھیں دے دو۔ لوگوں نے انھیں اس طرح پکارنے پر اندھوں کو ڈانٹ پلائی۔ یسوع اس طرح متوجہ ہوئے ان کی بات سنی اور انھیں ٹھیک کر دیا۔ ان کی آنکھوں میں روشنی لوٹ آئی۔

"جب وہ یریحو سے نکل رہے تھے تو ایک بڑا ہجوم اس کے پیچھے ہو لیا اور دیکھو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے یہ سن کر یسوع جا رہا ہے۔ چلا کر کہا اے خداوند داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر اور لوگوں نے انھیں جھڑ کا کہ چپ رہیں لیکن وہ اور بھی چلا کر بولے اے خداوند داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر اور یسوع کھڑا ہو گیا۔ اور انھیں بلا کر کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے کیا کروں۔ انھوں نے اس سے کہا اے خداوند یہ کہ ہماری آنکھیں کھل جائیں یسوع نے ترس کھا کر ان کی آنکھوں کو چھوا اور وہ فوراً بینا ہو گئے اور اس کے پیچھے ہو لیے۔"(۲۳)

لوقا اور مرقس میں یریحو کے صرف ایک اندھے کا ذکر ہے۔ جب کہ مرقس میں اس کا نام بھی بتایا گیا ہے۔ مرقس لکھتا ہے پھر وہ یریحو آئے اور جب وہ اپنے شاگردوں اور بڑے ہجوم سمیت یریحو سے نکلتا ہے تو تیمائی کا بیٹا برتیمائی اندھا بھکاری راہ کے کنارے بیٹھا تھا اور یہ سن کر کہ وہ یسوع ناصری ہے چلانے اور کہنے لگا۔ اے داؤد کے بیٹے یسوع مجھ پر رحم کر۔(۲۴)

۷۔ بیت صیدا کا نابینا:

جلیل کی جھیل کے شمال مشرق میں بیت صدا کا گاؤں تھا۔ جب آپ اس مقام پر آئے تو لوگ ایک اندھے کو پکڑ کر لائے اور یسوع کی خوشامد کرنے لگے کہ اس کا خیال کر کے آپ نے اپنے لعاب مبارک کے ذریعے اسے روشنی عطا کی اور وہ ہر چیز کو صاف دیکھنے لگا۔

"وہ بیت صیدا میں آئے اور لوگ ایک اندھے کو اس کے پاس لائے اور اس کی منت کی کہ اسے چھوئے۔ وہ اس اندھے کو ہاتھ پکڑ کر اسے گاؤں سے باہر لے گیا اور اس کی آنکھوں میں تھوک کر اپنے ہاتھ اس پر رکھ کر اسے پوچھا کیا تو کچھ دیکھتا ہے اور جب دیکھنے لگا تو کہا میں آدمیوں کو دیکھتا ہوں۔ گویا درختوں کو لیکن چلتے ہیں۔ تب اس نے پھر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے اور وہ پورا دیکھنے لگا۔ پھر اس نے اسے یوں کہہ کر اس کے گھر کی طرف روانہ کیا کہ اپنے گھر جا اور جب تو گاؤں میں داخل ہو تو کسی سے مت کہنا۔"(۲۵)

۸۔ دو نابیناؤں کا بینا کرنا:

متی میں یریحو کے نابیناؤں کے علاوہ دو اور نابیناؤں کا ذکر ہے۔ "جب یسوع یائیر کی مردہ بیٹی کو زندہ کر کے روانہ ہوا تو دو اندھے اس کے پیچھے پکارتے ہوئے آئے کہ اے داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر۔ اور جب وہ گھر پہنچا تو وہ اندھے اس کے پاس آئے۔ یسوع نے ان سے کہا کہ تم یقین کرتے ہو کہ میں یہ کر سکتا ہوں؟ وہ بولے ہاں اے خداوند۔ تب اس نے ان کی آنکھیں چھو کر کہا کہ تمہارے ایمان کے موافق تمہارے لیے ہو اور ان کی آنکھیں کھل

گئیں اور یسوع نے انھیں تاکید کر کے کہا خبر ار! کوئی اس کی بات کو نہ جانے مگر انھوں نے جا کر اس تمام علاقے میں اس کی شہرت پھیلا دی۔

یوحنا نے ایک طویل قصہ درج کیا جو باب نمبر 9 تمام پر مشتمل ہے کہ یسوع نے ایک پیدائشی اندھے کو آنکھیں عطا کیں۔ یہودی اسے جگہ جگہ لیے پھرتے اور تحقیق کرتے کہ کیا اسے یسوع ہی نے ٹھیک کیا ہے۔ کیوں کہ انھیں یقین نہ آتا کہ دنیا میں پیدائشی اندھے بھی آنکھیں کھول لیتے ہیں۔[۲۶]

۹۔ گونگے کی شفایابی:

یسوع نے دونابیناؤں کو بینا کیا انھوں نے آپ کو گھر میں ہی پکڑ لیا۔ اس کے بعد گھر سے باہر نکلے ہی تھے لوگ ایک گونگے کو لے آئے اور جب بدروح نکالی گئی تو گونگا بولا اور لوگوں نے تعجب کر کے کہا اسرائیل میں ایسا کبھی دیکھا نہیں مگر پھر فرنسیسیوں نے کہا یہ بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔"[۲۷]

مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے شمار معجزات کا ذکر ہے۔ بائبل کے مطابق مسیح کی پیدائش بھی معجزانہ ہے آپ اندھوں، گونگوں، نابیناؤں، کوڑھی کو شفایاب کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مردوں کو زندہ بھی کرتے تھے۔ مگر بائبل میں آپ کے ان معجزات کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح سے منسلک ان معجزات کو بیان کرتے ہوئے مسیح کو خدا کا درجہ دے دیا گیا۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کا تذکرہ اور اُن کے معجزات:

حضرت عیسیٰؑ ابن مریم بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں۔ قرآن کریم کی تیرہ سورتوں میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر آیا ہے۔ قرآن کریم میں آپؑ کے کئی نام بیان ہوئے ہیں۔ عیسیٰ (تقریباً ۲۶ مرتبہ) یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے یہ اصل میں "Jesu" تھا جو کہ یونانی زبان میں "Jesies" بنا اور "Jasiwa" کی بدلی ہوئی صورت ہے اور عربی میں آکر عیسیٰؑ بن گیا۔

حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش:

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا تذکرہ قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے: فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۚ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا o قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا o قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا o قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا o قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا[۲۸]

ترجمہ: اس وقت ہم نے اس کی طرف اپنی روح (فرشتہ) کو بھیجا جو ایک تندرست انسان کی شکل میں مریم کے سامنے آ گیا۔ وہ بولی اگر تمہیں کچھ خدا کا خوف ہے تو میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ وہ بولے میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ تمہیں ایک پاک سیرت لڑکا دوں۔ وہ بولیں میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا۔ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں۔ وہ بولے ہاں ایسا ہی ہو گا پھر تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میرے لیے یہ آسان سی بات ہے اور اس لیے بھی (ایسے ہو گا) کہ ہم اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور وہ ہماری طرف سے رحمت ہو گا اور یہ کام ہو کے رہے گا۔

ایک اور جگہ پر قران مجید میں ارشاد کیا گیا ہے: وَ الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِیۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَ جَعَلۡنٰهَا وَ ابۡنَهَاۤ اٰیَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ(۲۹)

ترجمہ: اور وہ خاتون (مریمؑ) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی ہم نے اس کے اندر اپنی روح سے پھونکا اور اسے اور اس کے بیٹے کو دنیا بھر کے لیے نشانی بنا دیا۔

قرآن مجید میں ہے: وَ مَرۡیَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِنَا وَ صَدَّقَتۡ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ کُتُبِهٖ وَ کَانَتۡ مِنَ الۡقٰنِتِیۡنَ(۳۰)

ترجمہ: اور عمران کی بیٹی مریم کی مثال پیش کرتا ہے جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی تھی۔ پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی ہے۔ آپ کی پیدائش عام طریقہ انسانی سے علیحدہ ہوئی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے شکم مادر میں قرار پائے تھے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آپؑ کی پیدائش کے لیے خلق کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو بغیر واسطہ اور اسباب ظاہری کے پیدا کرنا۔

قرآن مجید میں آپؑ کی معجزانہ پیدائش میں مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بن باپ کے ہوئی۔ جب فرشتہ حضرت مریمؑ کے پاس آیا تو وہ دیکھ کر گھبرا گئی تو فرشتے نے کہا کہ میں کوئی آدمی نہیں بلکہ اللہ کا فرستادہ فرشتہ ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ پھر فرشتے نے حضرت مریمؑ کے پاس جا کر پھونک ماری اور وہ کچھ عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاملہ ہو گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ ایسا کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے اور حضرت عیسیٰؑ کو بن

باپ کے پیدا کر کے ایک بہت بڑا معجزہ لوگوں کو دکھایا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کا گہوارے میں کلام کرنا:

حضرت عیسیٰؑ کے معجزات میں ان کا گہوارے میں کلام کرنا بھی شامل ہے۔ اس بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّاo یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّاo فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّاo قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّاo وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا(۳۱)

پھر وہ اس بچے کو اٹھائے اپنی قوم میں آئیں تو وہ کہنے لگے: مریم تو تو بہتان والی چیز لائی ہے۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی" مریم نے اس بچے کی طرف اشارہ کر دیا تو وہ کہنے لگے: "ہم اس سے کیسے کلام کریں جو ابھی گود کا بچہ ہے؟

بچہ بول اٹھا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔

ان آیات سے یہ مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ کس طرح حضرت عیسیٰؑ نے گہوارے میں کلام کیا جب لوگوں نے حضرت مریمؑ کو لعن طعن کرنا شروع کر دیا تھا اور کہا کہ اے ہارون کی بہن تم پاکیزہ خاندان کی اولاد ہوتے ہوئے تم نے یہ کیا کیا۔ جب سب لوگ حضرت مریمؑ کو لعن طعن کر رہے تھے حضرت مریمؑ نے اپنی پاکیزگی کو ظاہر کرنے کے لیے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ بچے نے گود میں کلام کیا اور بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے زکوٰۃ نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے ہی بچے نے کلام کیا تو اس قوم کو ان کی بہتان تراشیوں کا اور ہر سوال کا جواب مل گیا اور وہ اس بات کو فوراً سمجھ گئے کہ اگر ایک گود کا بچہ بول سکتا ہے تو عین ممکن ہے کہ وہ پیدا بھی معجزانہ طور پر بن باپ کے ہوا ہو۔ اس طرح حضرت عیسیٰؑ نے مہد میں کلام کر کے اپنی ماں کی پاکیزگی کو ظاہر کیا۔ گہوارے میں کلام کرنا واقعی ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔

مختلف امراض کا علاج کرنا(دیگر معجزات):

قرآن مجید میں ہے:وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۳۲)

ترجمہ: اور اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا۔ میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی سے ایک پرندے کی شکل بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے واقعی پرندہ بن جاتا ہے۔ نیز میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو ٹھیک کر دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ نیز جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو سب تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اگر تم ایمان لانے والے ہو تو تمہارے لیے ان باتوں میں کافی نشانی ہے۔

قرآن مجید کی اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا ذکر کیا گیا ہے کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مٹی کے پرندوں میں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو کر اڑنے لگ جاتے۔ مردوں کو کہتے کہ اللہ کے حکم سے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ تو وہ اٹھ کھڑے ہوتے اور باتیں کرنے لگتے۔ مادرزاد اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تو وہ بالکل تندرست ہو جاتے۔ آپؑ کے پاس کوڑھی آتے تو آپؑ ان پر ہاتھ پھیرتے تو وہ بھی شفا پا جاتے۔ یہ سب معجزات اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو عطا فرمائے تھے۔

خلاصہ بحث:

معجزہ اللہ کی انبیاء کرام کو وہ عطا کردہ نشانی، آیت و علامت ہے جو اقوام کے مطالبہ یا نبی کی اللہ سے گزارش پر قوم کو اللہ کے موجود ہونے، خالق ہونے کی علامت کے ثبوت کے طور پر دورانِ دعوت و تبلیغ دکھایا جاتا ہے، دیا جاتا ہے۔ یا نبی کو عطا کیا جاتا ہے اور صرف نبی ہی اس کو دکھا سکتا ہے۔ وہ جو آیاتِ الٰہی کے منکر ہوتے ہیں اُن کو عاجز کرنے کے لیے نبی اللہ کے حکم سے کسی مخصوص وقت، مقام اور حالت میں دکھاتا ہے۔

زیرِ نظر آرٹیکل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اناجیل اربعہ اور قرآن کی روشنی میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہی سچا دین ہے اور اُن کی نجات کا ضامن ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے اور آپ علیہ السلام کی پیدائش بھی معجزانہ یعنی بغیر باپ کے ہوئی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دلیل کے طور پر اُس زمانے کے حالات کے مطابق بہت سے معجزات عطا فرمائے اور قرآن کریم میں اُن معجزات کا ذکر بھی ہے جبکہ اناجیل اربعہ کو ماننے والے کہتے ہیں کہ یہ الہامی ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو اناجیل اربعہ میں تو ایسے خطوط تک شامل ہیں جو کہ "پال" نے اُس وقت کی حکومت کے کارندوں کو بھی لکھے تھے لہٰذا ان کو دیکھا جائے تو یہ تحریف شدہ ہیں اگرچہ ان اناجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا تفصیلی ذکر موجود ہے لیکن اِن میں معجزات کو اِس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ان اناجیل کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسلک ان معجزات کو بیان کرتے ہوئے مسیح کو خدا کا درجہ دے دیا گیا ہے جبکہ اگر قرآن

کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کبھی نہیں کہا کہ میں خدا ہوں بلکہ قرآن کریم میں واضح آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔

نتائج بحث:

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر اناجیل اربعہ اور قرآن کریم میں مذکور مسیح کے معجزات کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے جو کہ وہ واحد کتاب ہے جو آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتایا ہے اس حقیقت کو اچھی طرح کھول کر بیان کر دیا ہے اور یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایک معجزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو عزت بخشی۔

قرآن واضح طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ عیسیٰؑ ابن مریم انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے نہ کہ خدا کے بیٹے اور نہ ہی یوسف کے بیٹے تھے جیسا کہ اناجیل اربعہ میں یہی لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اناجیل تحریف شدہ ہیں۔

یہودیوں نے جب حضرت مریم علیہ السلام پر تہمت لگائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گود ہی میں بات کر کے ماں کی بے گناہی ثابت کر دی اور اس بات کا گواہ قرآن کریم ہے۔

اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو معجزات عطا فرمائے وہ قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں لیکن اگر اناجیل اربعہ کے حوالے سے دیکھا جائے تو اُن معجزات کو ایسے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح کو خدائی کے درجے پر فائز کر دیا گیا ہے جبکہ قرآن میں واضح طور پر آپ علیہ السلام کو اللہ کے بندے اور رسول کہا گیا ہے۔

مزید یہ کہ قرآن پاک اور اناجیل اربعہ دونوں میں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر ہے جن میں مردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفا دینا، کوڑھی کو شفا دینا وغیرہ شامل ہیں۔

حوالہ جات(Reference)

1. سورہ البقرہ ۲:۴
Surah Al-Baqarah 2:4
2. ال عمران ۳:۳
Surah Al-Imran 3:3
3. المائدہ ۶:۴۶

Surah Al-Maida 6:46

4. P.Dudly, Lavinia, Encyclopedia American, New York, 1960

5. اصفہانی، راغب، المفردات فی غریب القرآن، مصر: مطبوعہ المیمنہ، ۱۳۲۲ھ، ص:۱/ ۳۲۲

Asfahani, Raghab, Al-Mufardat Fi Ghareeb ul Quran, Egypt: Matboa Al-Memna, 1322 Hijri, P:1/322

6. سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، لاہور: اسلامی کتب، ۱۹۹۳ء، ص:۲/ ۳۵۲

Sayuti, Jalal ud Din, Al-Itqan Fi Aloom ul Quran, Lahore: Islami Kutab, 1993, P: 2/352

7. ابن خلدون، عبد الرحمٰن، مقدمہ ابن خلدون، کراچی: نفیس اکیڈمی پرنٹرز، ۱۹۸۲ء، ص:۹۳

Ibn-e-Khuldoon, Abdul Rehman, Muqadama Ibn-e-Khuldoon, Karachi: Nafees Academy Printers, 1982, P:93

8. کیلانی، عبد الرحمٰن، مولانا، عقل پرستی اور معجزات، لاہور: مکتبہ اسلام، ۱۹۹۸ء، ص:۴۱

Kelani, Abdul Rehman, Maulana, Aqal Parasti aur Maujzat, Lahore: Maktaba Islam, 1998, P:41

9. سورہ حم السجدہ ۴۱:۵۳

Surah Al-Sajda 41: 53

10. سورہ البقرہ ۲:۱۱۸

Surah Al-Baqarah 2:118

11. سورہ الاعراف ۷:۷۳

Surah Al-Araf 7:73

12. سورہ القصص ۲۸:۳۱۔۳۲

Surah Al-Qasas 28:31-32

13. طالب الدین، علامہ، معجزاتِ مسیح، لاہور: اسلامی کتب خانہ، ۲۰۰۵ء، ص:۱۴۔۱۵

Talib ud Din, Alama, Maujzat-e-Masih, Lahore: Islami Kutab Khana, 2005, P:14-15

14. بائبل (یوحنا) ۳:۲۔۷

Bible (Yohana) 3:2-7

15. طالب الدین، علامہ، معجزاتِ مسیح، ص:۴

Talib ud Din, Alama, Maujzat-e-Masih, P:4

16. ایضاً، ص:۶

Bibile, P:6

17. بائبل (لوقا) ۱۲:۳۲

Bible (Lauqa) 12:32

18. بائبل(متی)۱:۱۸۔۲۸

Bible (Mati) 1:18-28

19. بائبل(مرقس)۵:۲۱۔۲۳

Bible (Marqas) 5:21-23

20. بائبل(مرقس)۱:۴۰۔۴۵

Bible (Marqas) 1:40-45

21. بائبل(متی)۸:۵۔۱۳

Bible (Mati) 8:5-13

22. بائبل(لوقا)۱۱:۱۴۔۲۰

Bible (Lauqa) 11:14-20

23. بائبل(متی)۲۰:۲۹۔۳۴

Bible (Mati) 20:29-34

24. بائبل(مرقس)۱۰:۴۴۔۵۶

Bible (Marqas) 10:44-56

25. بائبل(مرقس)۸:۲۲۔۲۴

Bible (Marqas) 8:22-24

26. بائبل(متی)۹:۲۷۔۳۱

Bible (Mati) 9:27-31

27. بائبل(متی)۹:۳۲۔۳۴

Bible (Mati) 9:32-34

28. سورہ مریم ۱۹:۱۷۔۲۱

Surah Mariam 19:17-21

29. سورہ الانبیاء ۲۱:۹۱

Surah Al-Anbiya 21:91

30. سورہ التحریم ۶۶:۱۲

Surah Al-Tehreem 66:12

31. سورہ مریم ۱۹:۲۸۔۳۱

Surah Al-Mariam 19:28-31

32. سورہ آل عمران ۳:۴۹

Surah Al-Imran 3:49